آج کے انسان کو پہلی نسلوں سے کہیں زیادہ اسلام کی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ /جولائی ۱۹۷۹ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد)

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

الحمد للہ بارانِ رحمت سے ہمیں بھی حصہ ملا اور گرمی کی شدت میں کمی ہوگئی اور آرام کے سامان پیدا ہوگئے۔ بارش کے بہت سے نتیجے نکلتے ہیں۔ ایک بات میں اس وقت یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بعض دفعہ بارش کی شدت نمازیوں کو مسجد میں جانے سے بھی روکتی ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ان حالات میں ایک مومن کو یہ فکر نہیں ہونی چاہیئے کہ اگر وہ مسجد میں نہ پہنچ سکا تو اسے کوئی گناہ ہوگا بلکہ ایک موقع پر آپ نے جمعہ کے دن فرمایا:-

صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ (مسند احمد بن حنبل) اپنے اپنے مکانوں پہ نمازیں پڑھ لو۔

تو اصل چیز خلوصِ نیت کے ساتھ انتہائی عشق اور پیار کے ساتھ اپنے ربِ کریم کی عبادت ہے۔ یہ جو ظاہری شکل ہے تو اگر خدا کے لئے اسی کے حکم سے آپ مسجد جائیں تو بڑی برکت ہے اور اگر خدا کہتا ہے کہ صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ تو اپنے گھروں میں نمازیں ادا کرنا اتنا ہی ثواب ہے جیسا کہ مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا۔

اس وقت میں ایک لمبے مضمون کی ابتدا کرنا چاہتا ہوں۔ اس مضمون کے دو حصے ہیں اور دونوں میں بڑی وسعت ہے۔ ایک کی ابتدا میں پہلے کر چکا ہوں اور دوسرے حصہ کی ابتدا مختصراً میں آج کر دوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبیاء:۱۰۸) عالمین میں صرف انسان نہیں بلکہ ہر غیر انسان مخلوق بھی عالمین میں شامل ہے اور ایک پہلو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہر مخلوق کے حقوق اس تعلیم نے قائم بھی کئے اور ان کی حفاظت کا حکم بھی دیا اور ان کی حفاظت کے سامان بھی پیدا کئے۔

اس عالمین میں انسان بھی شامل ہیں۔ غیر انسان بھی شامل ہیں۔ جن کے لئے آپ رحمت ہیں۔ اس کے علاوہ خصوصیت کے ساتھ انسان کے متعلق فرمایا کہ ہم نے كَآفَّةً لِّلنَّاسِ (سبا:۲۹) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھجوایا ہے اور یہ آیا کہ قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:۱۵۹) اے انسانو! سنو!! کہ میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں یہ جو سب انسانوں کی طرف رحمت بن کے آپ آئے۔ اس سے آگے دو سوتے پھوٹتے ہیں اور ان میں سے ایک کے متعلق میں پہلے ابتداء کر چکا ہوں اور وہ سلسلہ چلتا رہے گا جب تک خدا تعالیٰ توفیق دے۔ اور وہ یہ ہے اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا اور كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سبا:۲۹) اس کی تفصیل میں جب ہم جاتے ہیں تو بنیادی چیز جو ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ اسلام انسان کو کہتا ہے کہ میں تجھے آپس میں لڑنے نہیں دوں گا پیار سے زندگی کے دن گزارو۔ دنیا نے دنیوی لحاظ سے بڑی ترقی کی لیکن انسان نے انسان سے پیار کرنا ابھی تک نہیں سیکھا کیونکہ اس دنیا کے انسان نے جو دنیوی ترقیات کر چکا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دی۔

یہ وہ پہلا مضمون ہے جس کی میں ابتداء کر چکا ہوں۔ دوسرا سوتا جو اس اعلان سے پھوٹا ہے کہ آپ رحمت ہیں عالمین کے لئے اور مبعوث ہوئے ہیں بنی نوع انسان کے لئے، سارے کے سارے انسانوں کے لئے ایک رحمت بن کر آپ آئے۔

اس مضمون میں بنیادی چیز اسلام نے یہ قائم کی کہ انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں سارے انسان برابر ہیں اور قرآن کریم نے بہت جگہ اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک تو کہا گیا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ جب یہ کہا گیا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے تو یہ نوعِ انسانی کے متعلق کہا گیا ہے کسی خاص گروہ کے لئے یہ نہیں کہا گیا۔

دوسرے قرآن کریم میں ایک جگہ آیا ہے کہ قرآنی تعلیم تمہارے شرف اور تمہاری عزت کا سامان لے کر آئی۔ اور عجیب بات ہے کہ جو تعلیم تمہاری عزت کے قائم کرنے اور تمہارے اندرونی شرف کو اجاگر کرنے کے لئے آئی تھی۔ اسی کی طرف تم توجہ نہیں دے رہے۔

اور تیسرے یہ کہہ کر انسانی مساوات کا کہ انسان، انسان میں کوئی فرق نہیں عظیم اعلان کیا اس فقرہ میں کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (الکھف:۱۱۱) کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جب میں ۱۹۷۰ء میں افریقہ کے دورے پر گیا تو مجھے وہاں یہ احساس ہوا کہ عیسائیت ان ملکوں میں اس دعویٰ کے ساتھ داخل ہوئی تھی کہ ہم خداوند یسوع مسیح کے پیار کا اور محبت کا پیغام تمہارے پاس لے کر آئے ہیں۔ لیکن ہوا عملاً یہ کہ نہ ان کی دولتیں ان کے ہاتھوں میں رہنے دیں گئیں، نہ ان کی عزتیں ان کے پاس رہیں۔ انتہائی تحقیر کے ساتھ ان کے ساتھ سلوک کیا گیا اور ساری دنیا میں اس قسم کی ڈراؤنی تصویریں افریقہ کے ممالک کے رہنے والوں کی دنیا میں پھیلائی گئیں کہ عیسائی دنیا کے بچے راتوں کو تصویریں دیکھ کے بعض دفعہ سو بھی سکتے تھے۔ اتنی بھیانک تصاویر، بڑی حقارت تھی جس کا اظہار کیا گیا تھا۔

ایک موقع پر غانا میں ''ٹیچی من'' کے مقام پر یورپین لاٹ پادری بھی آئے ہوئے تھے ہمارے جلسہ میں لیکن بیٹھے اس طرح تھے کہ'' میں آ گیا ہوں دیکھنے کے لئے کہ کیا سکیمیں یہ بنا رہے ہیں۔ لیکن کوئی خاص اہمیت نہیں دے رہا'' بے پرواہی کے ساتھ ایک طرف جھک کے لات پہ لات رکھ کے بیٹھے ہوئے ان احباب سے باتیں کرتے ہوئے اپنی تقریر میں میں نے کہا کہ دیکھو وہ جو افضل الرسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم وہ جو پیراماؤنٹ پرافٹ تھا اس کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں تو Those who were junior to him like Musa and Christ تو جو ان سے جونیئر، نبی تھے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت مسیح علیہ السلام وہ یا ان کے ماننے والے وہ تم پر اپنی برتری کا کوئی دعویٰ نہیں کر سکتے۔ وہ جو لاٹ پادری صاحب تھے وہ یہ سن کر اس طرح اچھلے جس طرح ان کو کسی نے سوئی چبھو دی کہ یہ کیا کہہ گئے ہیں۔ پس حقیقت یہ ہے

کہ عظیم اعلان ہے یہ کَآفَّةً لِّلنَّاسِ اور میں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ اس تعلیم نے اس کی ابتداء یہاں سے کی کہ تم سارے ہی سارے اس نوع کے جو اشرف المخلوقات کے افراد ہو۔ اور مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں تم عزت پانے کے حق دار ہو۔ اگر خود اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو بے عزت نہ کرو تو ٹھیک ہے۔ اگر کوئی خود اس عزت کے سامان کی طرف جو قرآن کریم ان کے لئے لے کر آیا ان کی طرف توجہ نہ کرے اور صاحبِ شرف وعزت بننے کی بجائے ایسے اخلاق پیدا کرے جو اچھے نہیں اور جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والے ہیں تو اس میں خالق کا تو کوئی قصور نہیں۔ مخلوق نے خود اپنے ہاتھ سے اپنی بے عزتی اور اپنی حقارت کے سامان پیدا کئے۔ جہاں تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے اور جہاں تک اسلامی تعلیم کا تعلق ہے جہاں تک ایک مسلمان کے اخلاق کا تعلق ہے کسی انسان، انسان میں فرق نہیں کیا جاسکتا۔ اور محض یہ نہیں بلکہ بہت بلند مقام پر نوعِ انسان کو کھڑا کر کے کہا ہے کہ یہ ہے تمہارا مقام۔ عزت اور شرف کا مقام اور تمہارے درمیان کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ مسلم اور غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ موحد اور مشرک میں کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ جہاں تک ان کی بہبود کا، جہاں تک ان کی عزت اور شرف کا، جہاں تک ان کے جذبات کا سوال ہے، کوئی فرق نہیں کیا جائے گا۔ ساری اسلامی تعلیم اس بنیاد پر کھڑی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان کی طرف مبعوث ہوئے اور سارے بنی نوع انسان کو ان کا مقام بتایا اور وہاں لا کھڑا کیا اور کہا کہ یہ ہے تمہارا مقام اشرف المخلوقات ہونے کے لحاظ سے، بشیر ہونے کے لحاظ سے مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں۔ اپنی اپنی استعداد کے مطابق تقویٰ کی راہوں کو اختیار کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرو اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت کے سامان پیدا کرو۔

عزت کا جو یہ مقام نوعِ انسانی کو دیا گیا۔ اور اخوت و مساوات کے یہ بندھن جن میں بنی نوع انسان کو باندھا گیا۔ یہ اسلام کی پہلی بنیادی تعلیم ہے۔ اس کے بعد پھر بیسیوں، سینکڑوں اور باتیں مضمون کے اندر آتی جائیں گی۔ لیکن اس وقت میں صرف ایک چیز کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ چونکہ سارے انسان برابر ہیں خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اس لئے

اسلامی تعلیم یہ اعلان کرتی ہے کہ زمین و آسمان کی ہر شے بلا استثناء ہر انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ زمین و آسمان کی ہر شے بلا استثناء ایک مسلمان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے اور غیر مسلم کی خدمت کے لئے پیدا نہیں کی گئی۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ زمین و آسمان کی ہر شے بلا استثناء ہر انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ میں پہلے بھی سمجھا چکا ہوں اس کی وضاحت کے لئے یہاں بھی اب بتاؤں گا کہ جو قوتیں اور استعدادیں (جن کو انگریزی میں Faculties کہتے ہیں) بھی انسان کو ملیں، فرد فرد کو ملیں، مختلف شکلوں میں ملیں، فرق فرق سے ملیں، بہر حال وہ تمام قوتیں اور استعدادیں جو انسانی قوتیں اور استعدادیں کہلائی جاسکتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہیں کہیں اور سے تو نہیں لایا کوئی فرد اور خدا تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ قوتیں اور استعدایں جو اس نے کسی فرد واحد کو دی ہیں ان کی کامل نشوونما کے سامان پیدا کئے جائیں اور جس وقت ان کی کامل نشوونما ہو جائے تو ان قوتوں اور صلاحیتوں کو اپنے کمال پر رکھنے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہر فردِ واحد کو مہیا ہوں۔

اس میں مسلم اور غیر مسلم کا تو کوئی فرق نہیں۔ قرآن کریم نے یہ نہیں کہا کہ اگر ایک مسلمان کے گھر میں ایک ذہین بچہ پیدا ہو اور تھیوریٹیکل فزکس کا دماغ اور صلاحیت اس کو عطا کی گئی ہو اور ڈاکٹر سلام بننے کی وہ قابلیت رکھتا ہو کہ چوٹی کے سائنسدانوں کے دلوں میں بھی اس شخص کی عزت ہو تو اس مسلمان کو تو جس چیز کی ضرورت ہے اسے دو۔ لیکن اگر ایک دھریہ ایک کمیونسٹ گھرانہ، ایک ایسا گھرانہ جن کی طرف سے یہ اعلان ہوا ہے کہ ہم زمین سے خدا کے نام اور آسمانوں سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ ان کے گھروں میں کوئی ایسا بچہ پیدا ہو کہ جس کو خدا تعالیٰ نے ذہنی قابلیت عطا کی ہو تھیوریٹیکل فزکس کے میدان میں ترقی کرنے کی تو جو اس ترقی اور کامل نشوونما کے لئے مادی اور غیر مادی سامانوں کی ضرورت ہے وہ اسے نہ مہیا کئے جائیں کیونکہ وہ خدا کو نہیں مانتا۔ ایسا کوئی اعلان نہیں۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- نُّمِدُّ هٰٓؤُلَآءِ وَهٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ (بنی اسرائیل:۲۱) ہم سبھی کو مدد دیتے ہیں دین والوں کو بھی دنیا والوں کو بھی۔

وَمَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا اور تیرے رب کی عطا کسی خاص گروہ سے روکی نہیں جاتی نہ اللہ تعالیٰ روکتا ہے اور نہ اس کی تعلیم روکتی ہے۔

تو یہ جو مساوات ہے یہ محض نعرہ نہیں جسے اسلام نے بلند کیا ہے بلکہ ایک حقیقت ہے۔ ایک مادی حقیقت بھی۔ یہ ایک حقیقت ہے ایک ذہنی حقیقت بھی اور یہ ایک حقیقت ہے۔ ایک اخلاقی اور روحانی حقیقت بھی کہ کسی انسان اور دوسرے انسان میں فرق نہیں کیا جائے گا جو حقوق خدا تعالیٰ نے کسی شخص کے قائم کئے ہیں۔ مثلاً ابھی جو میں نے مثال دی۔ خدا تعالیٰ نے ہر شخص کا یہ حق قائم کیا ہے کہ اس کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قوت اور استعداد عطا ہوئی ہے اس کی کامل نشوونما ہو اور اپنے کمال پر اسے قائم رکھنے کے لئے ہر ضروری چیز مہیا کی جائے۔ اس میں مسلمان اور غیر مسلمان کا کوئی فرق نہیں۔ نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل اور اسوہ میں اور اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ (یونس:۱۶) آپ نے کہا کہ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی ہوئی اور نہ اس وحی کی جس کی آپ پیروی کرتے اور جس کی پیروی کر کے آپ بنی نوع انسان کے لئے نمونہ بنے۔

تو اسلام ایک عظیم مذہب ہے اس لحاظ سے بھی کہ وہ انسان، انسان کو پیار سے زندگی گزارنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس لحاظ سے بھی کہ اس نے سارے انسانوں کو خدا تعالیٰ کی رحمت کے سائے تلے لا کے کھڑا کر دیا اور انسان انسان میں فرق نہیں کیا۔ سب مساوی ہیں اس معنی میں کہ جو حقوق اللہ تعالیٰ نے ان کے قائم کئے ہیں وہ ان کو ملنے چاہئیں قطع نظر اس کے کہ ان کا عقیدہ کیا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ ان کے اعمال کیا ہیں خدا تعالیٰ نے ایک حق قائم کیا ہے۔ کسی انسان کا یہ کام نہیں کہ کسی ایسے شخص کو خدا کے عطا کردہ حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کرے۔

تو یہ بنیادی بات آج میں مختصراً کہنا چاہتا ہوں۔ مختصر ہی خطبہ دینے کی نیت تھی اور انشاء اللہ۔ اللہ توفیق دے تو میں پچاس، سو پتا نہیں کس قدر باتیں قرآن کریم کی آیات سے لے کے بتاؤں گا کہ کسی جگہ بھی مسلم اور غیر مسلم میں، موحد اور غیر موحد میں، امیر اور غریب میں، کالے اور گورے میں اسلام نے فرق نہیں کیا۔ سب انسانوں کو شرف واحترام کے ایک بلند ترین مقام پر لا کے کھڑا کر دیا۔

یہ بھی بتا دوں کہ جس وقت آپ نے یہ فرمایا کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گری ہوئی اور حقیر مخلوق انسان کے پاس آسمانوں سے اتر کے اور خود کو ان کے مقام پر کھڑا کر کے یہ اعلان نہیں کیا کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ میں تمہارے جیسا انسان ہوں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے، ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو گرے ہوئے مقام سے اٹھا کے آسمانی رفعتوں تک لے گئے اور کہا دیکھو اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ تمہاری عزت اور شرف کو قائم کرنے کے بعد میں کہتا ہوں مجھ میں اور تم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میری بھی عزت تمہاری بھی عزت۔ کسی انسان کو تحقیر کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا۔ گنہگار کو بھی نہیں دیکھا جائے گا۔ تفصیل میں جائیں گے تو بعض مثالیں ہمیں ایسی نظر آئیں گی کہ دنیا کی نگاہ میں انتہائی گناہگار انسان ہے اور اس کے خلاف ایک شخص مخلص، مومن کے منہ سے حقارت کا کلمہ نکلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند کیا اور سخت غصہ میں آئے اور اس کو جھڑکا کہ اس قسم کی باتیں کیوں نکل رہی ہیں تمہارے منہ سے۔

اسلام بڑا پیارا مذہب ہے اور آج کے انسانوں کو پہلی نسلوں سے زیادہ اس کی ضرورت ہے کیونکہ پہلی نسلوں نے اپنے لئے تباہی کے اس قسم کے سامان اکٹھے نہیں کئے تھے جس قسم کی تباہی کے سامان اس دنیا نے آج کے انسانوں نے اکٹھے کر لئے ہیں۔

پس دعا کریں کہ آپ کو بھی خدا تعالیٰ قرآن کریم کی تعلیم کے سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور جو اس کو ابھی نہیں مان رہے جو اس کی عظمت کو پہچان نہیں رہے جو اس کے نور سے واقف نہیں اور ظلمت اور اندھیروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں، آپ کو خدا تعالیٰ توفیق عطا کرے کہ آپ ان تک اس تعلیم کو پہنچا سکیں اور وہ لوگ اس تعلیم کو سمجھ سکیں اور اس کی برکات اور اس کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔ آمین

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲؍اگست ۱۹۷۹ء صفحہ ۲ تا ۵)